تربیت فرزند میں تشویق کی ضرورت قرآن و روایات کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد بشیر مقدسی [1]

خلاصہ

انسان وہ موجود اور مخلوق ہے جس میں خدا کی روح پھونکی گئی ہے اور کمال تک پہنچنے کی صلاحیتیں اس کے اندر رکھ دی گئی ہیں ۔ یہ صلاحیتیں مناسب تربیت کے نتیجے میں ہی پروان چڑھتی ہیں اور اس مناسب تربیت کا ایک اہم عنصر، حوصلہ افزائی اور دلی تشویق ہے۔ماہرین علم تربیت کے مطابق بچوں کی قابلیتوں اور صلاحیتوں کی نشونما نیز انکی اچھی تربیت، دلی تشویق اور تحسین کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا اس مضمون میں تربیت کے اس مہمترین رکن کی ضرورت، افادیت اور اسالیب کو مختصر اور مفید انداز میں قلمبند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ حوصلہ افزائی ایک ایسا محرک ہے جو فرد اور معاشرے میں ایک نئی روح پھونک دیتا ہے اور انسان میں قابل تعریف کارکردگی دیکھانے کا شوق، ہمت اور حوصلہ ایجاد کرتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس نہایت مفید تربیتی عنصر کو دو طریقوں سے بروی کار لایا جاسکتا ہے جو زبانی اور غیر زبانی اسلوب سے عبارت ہے. زبانی طور پر تحسین، ترغیب، سلام اور نصیحت، دعا اور قابل عمل وعدوں کے ذریعے تشویق کی جا سکتی ہے جس کے بہت سارے جذاب نمونے قرآن اور روایات میں ملتے ہیں۔

کلیدی الفاظ : تشویق، تحسین، حوصلہ افزائی، تربیت فرزند

مقدمہ

انسان کی کامیابی اور ناکامی، سعادت اور شقاوت کا انحصار اسکی تربیت پر ہے. یہی وجہ ہے ایک ہی دن اور ایک ہی ہسپتال میں پیدا ہونے والے دو بچوں کی تقدیر مختلف ہوتی ہے۔ ایک بچہ اچھی تربیت کی وجہ سے کامیاب زندگی گزار رہا ہوتا ہے جب کہ دوسرا بچہ گلی کوچوں میں دھکے کھا رہا ہوتا ہے لہذا تربیت میں جس رکن کو بنیادی حیثیت حاصل ہے وہ تشویق ہے۔ کیوں کہ انسان فطرتا اس طرح خلق ہوا ہے کہ جب کسی کام کی انجام دہی پر اسکی تشویق اور حوصلہ افزائی کی جاتی ہے تو انسان عمومی طور پر ان کاموں کو مزید بہتر انداز میں انجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا بلا شبہ، حوصلہ افزائی اور تشویق (Educational Psychology) تعلیمی نفسیات کے سب سے اہم عناصر میں سے ہے۔ دوسرے الفاظ میں یوں بیان کر سکتے ہیں کہ تشویق، تعلیم اور دیگر مطلوب امور کے متعلق انسان کے شوق

---

[1] اسلامک اسکالر، شعبہ قرآن وحدیث جامعہ المصطفیٰ العالمیہ

اور اس کی رغبت کو بڑھانے اور اسے ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے بہترین اور موثرترین عنصر بھی ہے کیوں کہ تمام لوگوں کو یہاں تک کہ بالغوں کو بھی زندگی کے اختتام تک حوصلہ افزائی اور تشویق کی ضرورت رہتی ہے۔ تشویق، خوشحالی، اور دلی سکون کا باعث بنتی ہے۔ ایک شخص جس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے وہ پر سکون، مطمئن ہوتا ہے۔ خوداعتمادی اور زیادہ سنجیدگی کے ساتھ مشکلات سے نمٹنے کے لیے تیار ہوتا ہے. لہٰذا اصل تشویق اسلامی تعلیمات اور مروجہ علوم میں ایک ایسا ثابت اور پزیرفتہ شدہ اصل ہے جس کی اہمیت ضرورت اور حیرت انگیز اثرات کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے. در واقع جنت کے وعدے، انبیاء کی بشارتیں، جزا اور ثواب کی آیات اور ولولہ انگیز وعدے سب حوصلہ افزائی اور تشویق کے جلوے ہیں . لہٰذا اس مضمون میں تربیت فرزند میں تشویق کی ضرورت اور اسالیب کے متعلق قرآنی آیات اور روایات کی روشنی میں بحث کی جائے گی تاکہ ہم ان تربیتی اصولوں اور موثر طور طریقوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو کہ والدین کی سب سے اہم اور بڑی زمہ داریوں میں سے ہے۔

بنیادی الفاظ کی تشریح

تشویق کا لغوی معنی

تشویق، شوق کے مادے سے کسی کو کسی چیز کا شوق دلانے ، کسی چیز کی خواہش کسی کے دل میں ایجاد کرنے کے معنی میں استعمال ہوتی ہے۔

تشویق کا اصطلاحی معنی

تشویق ایک قسم کا انعام ہے جسے لوگوں کو اچھے اور نیک امور کی رغبت لانے کیلئے بروی کار لایا جاتا ہے بہ تعبیر دیگر نیک کام کی طرف رغبت دلانے کیلئے کسی ایک عامل یا کئی عوامل کو بروی کار لانے کا نام تشویق ہے۔ تشویق کسی کی رفتار کی تائید اور اس کے متعلق اپنی رضایت کی واضح نشانی ہے۔

تشویق اور ترغیب کی ضرروت اور اہمیت

تشویق اور حوصلہ افزائی سے روح کو تقویت ملتی ہے اور جہاں تشویق کے نتیجے میں انسان کی صلاحیتوں میں نکھار آتا ہے وہیں تشویق کے نتیجے میں انسان کو نہایت اعتماد بھی حاصل ہوتا ہے لہٰذا تشویق انسان کی باطنی قوتوں کو عملی جامہ پہنانے میں بڑا کردار ادا کرسکتی ہے۔ اس تربیتی موثر عنصر کے متعلق اسلامی تعلیمات میں بہت تاکید ہوئی ہے ذیل میں نمونے کے طور پر بعض آیات اور روایات کو بیان کیا جاتا ہے۔

آیات کریمہ

لوگوں کو نیکیوں اور نیک کاموں کی طرف راغب کرنے اور ان کی طرف بلانے والا اولین اور مہمترین مشوق ، اللہ تعالی کی ذات گرامی ہے۔ اس لیے قرآن میں اللہ تعالی نے لوگوں کو اچھے کام کرنے کا حکم دیا اور اس کی ترغیب دی، اور انبیاء بھیج کر لوگوں کو کمال، علم، عبادت اور نیک اعمال کی رغبت دلائی ہے چنانچہ ذیل میں اسی حوالے سے بعض آیات کو نمونے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

عمل صالح کی ترغیب

فَٱسۡتَجَابَ لَهُمۡ رَبُّهُمۡ أَنِّي لَآ أُضِيعُ عَمَلَ عَٰمِلٖ مِّنكُم مِّن ذَكَرٍ أَوۡ أُنثَىٰۖ

پس خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا کہ میں تم سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جو بار بار دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں کو حکم دیتی ہے اور اہل ایمان کو راہ حق پر چلنے اور موت کے بعد کی زندگی میں جنت کی نعمتوں اور اس کی بے شمار نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کی ترغیب دیتی ہے۔

نیکی کی طرف ترغیب

إِنۡ أَحۡسَنتُمۡ أَحۡسَنتُمۡ لِأَنفُسِكُمۡۖ

اگر تم نیک عمل کروگے تو اپنے لئے اور برا کروگے تو اپنے لئے کروگے

شکر کی طرف ترغیب

وَإِذۡ تَأَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِن شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيدَنَّكُمۡۖ

اور (اے مسلمانو! یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے خبردار کیا کہ اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں ضرور زیادہ دوں گا۔

تمہارے پروردگار نے اعلان کیا کہ اگر تم ہمارا شکریہ ادا کروگے تو ہم نعمتوں میں اضافہ کردیں گے۔

اسلام کی نصرت کی طرف ترغیب

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن تَنصُرُواْ ٱللَّهَ يَنصُرۡكُمۡ وَيُثَبِّتۡ أَقۡدَامَكُمۡ

اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم رکھے گا۔

انفاق کی ترغیب

ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَأَنفِقُواْ مِمَّا جَعَلَكُم مُّسۡتَخۡلَفِينَ فِيهِۖ فَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَأَنفَقُواْ لَهُمۡ أَجۡرٞ كَبِير.

اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں جانشین بنایا ہے، پس تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں اور (راہ خدا میں) خرچ کریں ان کے لیے بڑا ثواب ہے

یہ آیت شریفہ مسلمانوں کے دلوں میں نفوذ پیدا کرنے کیلئے انعام والا راستہ انتخاب کرتی ہے اور فرماتی ہے کہ اللہ کے دستورات کی پیروی کرنے والے اجر اور انعام الہی سے مالامال ہونگے۔ یوں لوگوں کو ترغیب دلاتی ہے تاکہ لوگ اللہ تعالی کے نزدیک جو نیک اور مطلوب رفتار ہے اسے اختیار کرلیں اور راہ حق پر گامزن ہو۔

اور اسی طرح سورہ ی رعد میں اللہ تعالی الہی قوانین اور مقررات کو بیان کرنے کے بعد لوگوں میں ان قوانین کے متعلق عملی جذبہ ایجاد کرنے کیلئے الہی اجر اور پاداش کا تذکرہ کرتا ہے۔

وَٱلَّذِينَ صَبَرُواْ ٱبۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ سِرّٗا وَعَلَانِيَةٗ وَيَدۡرَءُونَ بِٱلۡحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى ٱلدَّارِ

اور جو لوگ اپنے رب کی خوشنودی کی خاطر صبر کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو روزی ہم نے انہیں دی ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ طور پر خرچ کرتے ہیں اور نیکی کے ذریعے برائی کو دور کرتے ہیں آخرت کا گھر ایسے ہی لوگوں کے لیے ہے

جَنَّٰتُ عَدۡنٖ يَدۡخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنۡ ءَابَآئِهِمۡ وَأَزۡوَٰجِهِمۡ وَذُرِّيَّٰتِهِمۡۖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُونَ عَلَيۡهِم مِّن كُلِّ بَابٖ.

ایسی دائمی جنتیں ہیں جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آبا اور ان کی بیویوں اور اولادیں سے جو نیک ہوں گے وہ بھی اور فرشتے ہر دروازے سے ان کے پاس آئیں گے۔

سَلَٰمٌ عَلَيۡكُم بِمَا صَبَرۡتُمۡۚ فَنِعۡمَ عُقۡبَى ٱلدَّارِ .

اور کہیں گے) تم پر سلامتی ہو یہ تمہارے صبر کا صلہ ہے، پس عاقبت کا گھر کیا ہی عمدہ گھر ہے

احسان کی ترغیب

مَن جَآءَ بِٱلۡحَسَنَةِ فَلَهُۥ عَشۡرُ أَمۡثَالِهَاۖ وَمَن جَآءَ بِٱلسَّيِّئَةِ فَلَا يُجۡزَىٰٓ إِلَّا مِثۡلَهَا وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُونَ.

جو اللہ کے پاس ایک نیکی لے کر آئے گا اسے دس گنا اجر ملے گا اور جو برائی لے کر آئے گا اسے صرف اسی برائی جتنا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔

یہاں پر تمام الہی ترغیبات کو زیر بحث لانا ممکن نہیں ہے جس کیلئے مستقل بحث کی ضرورت ہے لہٰذا انہی چند نمونوں پر اکتفا کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ قرآن کی رو سے انسان کے اندر اخلاقی اقدار کی پرورش کیلئے تشویق اور ترغیب کا ہونا ناگزیر ہے جو کہ انسان کی تربیت اور پرورش میں ایک معجزاتی آلے کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر اسے صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو اس کے حیرت انگیز اثرات مرتب ہوں گے۔

روایات

روایات کی رو سے قابل اور نیک لوگوں کی تعریف نیز ان کے کردار اور اعمال کی تحسین اور تشویق بہت ضروری ہے کیوں کہ انسان کی زندگی دوسروں کی حوصلہ افزائی سے بدل جاتی ہے اور وہ عظیم کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ نیز روایات سے یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اچھے اعمال اور کامیوں سے لاتعلّقی اور بے حسی حوصلہ شکنی کا باعث بنتی ہے اور لوگوں میں اچھے اور قیمتی اعمال بجالانے اور فضائل حاصل کرنے کا جوش و ولولہ ختم ہو جاتا ہے نیز اعلیٰ عہدوں کے حصول کی رغبت بھی ختم ہو جاتی ہے جو کہ انسان کی ناکامی اور پستی کا باعث بن سکتی ہے۔

لہٰذا تشویق ترغیب اور حوصلہ افزائی کے ذریعے یہ سمجھا یا جاسکتا ہے کہ اچھے اور برے ایک جیسے نہیں ہوتے اور معاشرے کے لوگ بالخصوص باریک بین افراد انہیں ایک نظر سے نہیں دیکھتے۔ اسی تناظر میں چند اہم روایات کو نمونے کے طور پر پیش کرتے ہیں:

امام صادق (ع) تشویق اور ترغیب کی اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر حکمرانوں سے فرماتے ہیں:

ثلاثۃ تجبّ علی السلطان للخاصۃ و العافۃ مکافاۃ المحسن بالاحسان لیزدادوا رغبۃ فیہ و تغمّد ذنوب المسیء لیتوب و یرجع عن غیّہ تألّفھم جمیعاً بالاحسان و الإنصاف.

لیڈروں کے لیے ضروری ہے کہ وہ فرد اور معاشرے کے حوالے سے ہمیشہ تین فرائض ادا کریں۔ اول یہ کہ وہ نیک لوگوں کی اچھے انعامات سے حوصلہ افزائی کریں اور ان میں مزید نیک بننے کی خواہش بڑھائیں، دوسرا یہ کہ وہ بدکاروں کا گناہ فاش نہ کریں اور انکے

گناہوں پر مٹی ڈالیں تاکہ وہ اپنے کیے پر پشیمان ہوں اور ان غلط کاموں سے باز آجائیں۔ تیسرا یہ کہ مہربان اور منصفانہ اسلوب اختیار کرکے معاشرے میں یکجہتی اور ہم آہنگی کے اسباب فراہم کریں.

اس حدیث میں امام صادق علیہ السلام ایک اہم اور باریک نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ہمیں یہ تعلیم دے رہے ہیں کہ ہم برے لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آئیں کس طرح برتاو کریں تاکہ انہیں اچھائی کی طرف راغب کرسکے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، نیک کام کرنے والے بچوں کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے چنانچہ منقول ہے

عطسَ غلام لم یبلغ الحلم عندالنبی صلی الله علیه وآله وسلم فقال:الحمدلله فقال له النبی (ص) بارک الله فیک.

ایک نابالغ لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں چھینک آئی جس پر اس نے الحمد للہ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی حوصلہ افزائی کی اور فرمایا: بہت اعلی۔ مرحبا۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے بھی اپنے خطبوں اور خطوط میں لوگوں کی راہنمائی کے لیے حوصلہ افزائی کے عنصر کو بروئے کار لایا ہے. ہم ان میں سے ایک کا مختصر ذکر کریں گے:

اُزجر المسئ بثواب المحسن

نیک کام انجام دینے والے کی حوصلہ افزائی کے ذریعے برے لوگوں کو برائی سے روکیں۔

لاتکوننَّ المحـسن و المـسیءُ عندک بمنزلةٍ سواءفِإن ـفی ذلک ترهیدا لاهل الاحـسان فی الاحـسان و تدریبا لاهل الاساءة علی الاساءة.

ایسا نہ ہو کہ تمہارے سامنے نیک اور بد برابر ہوں کیونکہ اس سے نیکی کرنے والوں کی حوصلہ شکنی ہوگی اور برے افراد کو مزید برائی کرنے کی ہمت ملے گی۔

امام کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں:

جو کوئی اچھی اور نیک روایت قائم کرے اس کے لیے اجر ہے، اور جو اس پر عمل کرے گا اس کا ثواب،، اس عمل کرنے والے کے ثواب میں کمی کے بغیر، بانی کو بھی ملے گا، اور جو کوئی بری اور غلط روایت قائم کرے گا، اس کا گناہ اس کے لیے ہے، اور جو اس کی پیروی کرتا ہے اس کا گناہ بھی اس غلط روایت قائم کرنے والے کو بھی ملے گا،۔ کیوں کہ وہ بانی ہے۔

اس حدیث میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جہاں اچھی روایت قائم کرنے والوں کی حوصلہ افزائی اور تشویق کرتے ہیں وہیں برائی پھیلانے والے اور غلط رسم و رواج قائم کرنے والوں کی حوصلہ شکنی بھی کرتے ہیں۔۔ چونکہ جو کوئی اس غلط روایت پر عمل کرتا ہے اس کا گناہ عمل کرنے والے کو ملے گا ہی ساتھ اس غلط رسم کو قائم کرنے والے کو بھی مل تا رہے گا۔ باز امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں:

إنَّ المؤمن لیهمّ بالحسـنة و لایعمل بها فتکتب له حسـنةً و إن هوعملها کتبت له عشـر حسـناتٍ و إن المؤمن لیهـمّ بالسیئهٍ ان یعملها فلاتکتب علیه

بے شک اگر مومن نیک کام کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور اگر وہ اس نیک عمل کو بجالاتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں مگر جب کوئی برا کام انجام دینے کا ارادہ کرتا ہے مگر وہ انجام نہیں دیتا ہے تو اس کے لیے کچھ نہیں لکھا جاتا۔

اس حدیث سے ہم سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نیک نیتوں کی بھی حوصلہ افزائی کرتا ہے اور جزا دیتا ہے اور اگر ان نیتوں پر عمل کیا جائے تو ان کو دس گنا اجر عطا کرتا ہے، لیکن جب تک برا کام انجام نہیں پاتا ہے اس کی سزا نہیں لکھی جاتی ہے

مذکورہ آیات اور روایات سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی تعلیمات میں تشویق، ترغیب اور حوصلہ افزائی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے نیز اسکے معجزاتی نتائج کے پیش نظر اسلامی تعلیمات میں اس کی نہایت تاکید ہوئی ہے چنانچہ بنیادی طور پر بہشتی انعامات اور ولولہ انگیز وعدوں پر مشتمل قرآنی آیات، سب تشویق اور حوصلہ افزائی کے واضح جلوے ہیں لہٰذا تشویق اور حوصلہ افزائی کی باب میں مذکور مطالب کا ماحصل بطور خلاصہ بیان کیا جاتا ہے

ا۔ تشویق انسان کی پرورش اور کامیابی میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتی ہے لہٰذا اسے انسان کی کامیابی کا ایک اہم اور ضروری عنصر سمجھا تا ہے

۲۔ ترغیب اور حوصلہ افزائی، ایک شخص کو اچھے اور نیک کاموں کی طرف شوق دلانے اور معقول انداز میں اچھائی کی طرف راغب کرنے کا باعث بنتی ہے۔

۳۔ تشویق اور ترغیب دوسروں میں بھی اچھائی اور کامیابی کے حصول کا شوق پیدا کرتی ہے

۴۔ تشویق جہاں ترقی اور نیک کاموں کا شوق انسان میں پیدا کرتی ہے وہیں نامناسب رفتار والے افراد کی حوصلہ شکنی کا باعث بھی بنتی ہے۔

۵۔ نیک صفت انسان کی حوصلہ افرائی اور تشویق بدصفت انسان میں تغیر اور تبدل کا باعث بنتی ہے اور برے انسان میں نیک کام انجام دینے کا شوق پیدا کرتی ہے چنانچہ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں اچھے کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرکے برے لوگوں کو ناشائستہ کاموں سے روکو۔

تشویق کی قسمیں

سائنس اور ٹیکنالوجی کا کوئی بھی شعبہ ہو؛ اس کا اپنا طریقہ کار ہوتا ہے اور اگر اسے صحیح طریقے سے استعمال کیا جائے تو اس کے بہت سے فائدے ہوں گے۔ بالکل اسی طرح انسان کی اچھی تربیت۔ پرورش اور تربیت کے اعلی مقاصد کا حصول اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک اس کے لئے مناسب طریقہ کار نہیں اپنایا جاتا ہے۔ بلاشبہ تربیت کے اعلی ہدف اور مقصد تک تک پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ صحیح راستے کا انتخاب کیا جائے اور ہر قسم کے مناسب طریقے استعمال کیے جائیں، ورنہ کوششیں اور کوششیں بے سود رہیں گی۔
یہاں ضرورت کے مطابق ہم تشویق کی متعدد اقسام پر بحث کریں گے، جنہیں زبانی اور غیر زبانی طریقوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

تحسین اور تعریف

اہل لغت نے تحسین کیلئے مختلف معانی جیسے تعریف۔ حوصلہ افزائی۔ تمجید۔ خیر خواہی وغیرہ ذکر کئے ہیں۔ تربیت میں تحسین اور تعریف سے مراد کسی کے عمل کی تعریف کرنا اور اسے اچھا قرار دے کر اسے خراج تحسین پیش کرنا اور والدین کے پسندیدہ راہ وروش پر چلانا ہے۔

تعریف کا حیرت انگیز اثر

تعریف بچوں کے دبے ہوئے صلاحیتوں کو زندہ کرتی ہے نیز ان کے دل میں امید کی شمع جلاتی ہے جس کے نتیجے میں بچوں کو مزید محنت کرنے زیادہ سے زیادہ کوشش کرنے کی ہمت آتی ہے۔ اب یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کب اور کیسے تربیت کے اس اہم عنصر کو بروی کار لایا جائے۔ اسلامی تعلیمات میں آیا ہے کہ اگر تعریف وقتا فوقتا انجام پائے اور وہ بھی ایک نیک اور مشخص کام کے بدے میں انجام پائے تو نہایت موثر اور کارآمد ثابت ہوگی۔ کیوں کہ جب بچہ سمجھتا ہے کہ کس نیک کام کے بدلے میں اس کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے، تو وہ مزید بہتر انداز میں اسے انجام دینے کی کوشش کرے گا اور دوسرے اچھے کاموں کے لئے بھی اسی سے نتیجہ اخذ کرے گا بصورت دیگر تعریف اور تحسین کا متوقع فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ چنانچہ امام باقر علیہ السلام فرماتے ہیں:

كان أبي زين العابدين اذانظرالى الشـباب الذين يطلبون العلم ادنا هم اليه وقال: مرحبابكم! انتم ودائع العلم يوشـك اذا انتم صغاً وقوم ان تكونوا كبار قومٍ آخرين.

جب میرے والد امام زین العابدین علیہ السلام نے نوجوانوں طالب علموں کو دیکھا تو انہیں اپنے پاس بلایا اور فرمایا: تم پر درود ہو! تم علم کے ذخیرے، اب تم قبیلے کے بچے ہو، لیکن جلد ہی قبیلے کے بزرگ اور عمل کرنے والے بن جاؤ گے۔

تحریض اور ترغیب

تحریض اور ترغیب لغت میں اکسانے، حوصلہ افزائی کرنے، کسی کو کسی چیز کے متعلق اکسانے اور رغبت دلانے کے معنی میں استعمال ہوئی ہے.

تحریض اور ترغیب کا حیرت انگیز اثر

زبانی تشویق یعنی زبانی حوصلہ افزائی کا دوسرا بہترین طریقہ بچوں کو اچھے اور نیک کاموں کی طرف رغبت دلانا۔ اچھے اور مفید کاموں کی آرزو ان کے دل میں ایجاد کرنا ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ والدین ان نیک امور کے حوالے سے حوصلہ افزا باتیں کریں جن کی بچہ قدر کرتا ہو. یعنی والدین کی باتیں بچے کے حوصلے کو مضبوط کرنے کیلئے ہو نہ کہ کمزور کرنے کیلئے۔ بچوں میں جرائت اور جدو جہد کا جذبہ بڑھانے والی باتیں کریں۔

جیساکہ بیان ہوا تشویق کے سب سے موثر اسالیب میں سے ایک نہایت اہم اسلوب زبانی تشویق ہے. اچھے اور نیک کاموں کے بدلے میں زبان یعنی الفاظ کے ذریعے بچوں کی حوصلہ افزائی اور تشویق کی جائے چونکہ زبانی تعریف اور تشویق جب دل کی گہرائیوں سے محبت اور دلی رضایت کے ساتھ ہو تو ایک ایسا حسین امتزاج وجود میں آتا ہے جس کا اثر اس قدر گہرا اور اسقدر طاقتور ہوتا ہے کہ نہایت سست بچون میں بھی نیک اور مفید کام کرنے اور کچھ کرنے کا شوق پیدا کرتا ہے اور اسے جدو جہد کرنے پر مجبور کرتا ہے. چنانچہ خداوند متعال قرآن میں، اپنے نبی کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ مسلمانوں کو اسلام کے دشمنوں کے خلاف لڑنے کی رغبت دلائیں:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ حَرِّضِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ عَلَى ٱلۡقِتَالِۚ إِن يَكُن مِّنكُمۡ عِشۡرُونَ صَٰبِرُونَ يَغۡلِبُواْ مِاْئَتَيۡنِۚ وَإِن يَكُن مِّنكُم مِّاْئَةٞ يَغۡلِبُوٓاْ أَلۡفٗا مِّنَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِأَنَّهُمۡ قَوۡمٞ لَّا يَفۡقَهُونَ

اے نبی! مومنوں کو جنگ کی ترغیب دیں، اگر تم میں بیس صابر (جنگجو) ہوں تو وہ دو سو (کافروں) پر غالب آجائیں گے اور اگر تم میں سو افراد ہوں تو وہ ایک ہزار کافروں پر غالب آجائیں گے کیونکہ وہ ایسے لوگ ہیں جو سمجھتے نہیں ہیں۔

اس مطلب سے معلوم ہوتا ہے کہ ترغیب اور زبانی طور پر شوق دلانے کا مطلب انسان کی توانائیوں کو بیان کرکے اسے مہم اور نیک

امور کی انجام دہی پر اکسانا اور شوق دلانا ہے۔

سلام کرنا

لغت میں سلام ۔درود ۔ صلح وغیرہ کے معنی میں آیا ہے ۔۔جب والدین بچے کی عزت کرتے ہیں اور گفتگو کے آغاز میں اسے سلام کرتے ہیں تو بچے کو اچھے کام کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نیک لوگوں کو سلام کرکے صلہ دیتے ہیں اور ان کو ان کے اچھے کام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰ نُوحٖ فِي ٱلۡعَٰلَمِينَ

اور ہم نے آنے والوں میں ان کے لیے (ذکر جمیل) باقی رکھا

إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجۡزِي ٱلۡمُحۡسِنِينَ

تمام عالمین میں نوح پر سلام ہو۔

سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِبۡرَٰهِيمَ

سلام ہو ابراہیم پر

سَلَٰمٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَٰرُونَ

سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر

سَلَٰمٌ عَلَىٰٓ إِلۡ يَاسِينَ

آل یاسین پر سلام ہو۔

لہٰذا اسلام میں تشویق اور ترغیب کا ایک اسلوب سلام کرنا کسی کے حق میں نیک دعا کرنا ہے۔ چنانچہ خداوند مذکورہ آیات شریفہ میں سلام کرنے کی وجہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ وہ اشخاص اور ہستیاں صالحین اور مومنین میں سے ہیں۔

ایک اور آیت میں سلام کرنے والوں اور سلام میں سبقت لینے والوں کے متعلق فرماتا ہے :جو لوگ آپ کو سلام کرتے ہیں آپ کی تعریف اور تمجید کرتے ہیں ان کے سامنے خاموشی اختیار نہ کریں بلکہ اسی انداز میں جواب دیں یا بہتر انداز میں اسکی تحسین اور تمجید کریں۔

وَإِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٖ فَحَيُّواْ بِأَحۡسَنَ مِنۡهَآ أَوۡ رُدُّوهَآۗ .

اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو تم اس سے بہتر سلام کرو یا انہی الفاظ سے جواب دو لہٰذا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں اور مومنین کو درود وسلام دے کر ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی کی ہے اور والدین بھی اس طرح اپنے بچوں کی تعریف کر سکتے ہیں اور اسکی زریعے انکی بہترین تربیت اور پرورش میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔

دعا کرنا

دعا لغت میں دعو سے استدعا، درود، پکارنے اور خدا سے مانگنے وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوئی ہے۔

انسان کی پرورش اور تربیت میں موثر ثابت ہونے والے امور میں سے ایک موثر امر، دعا ہے اگر صحیح طور طریقے سے انجام پائے تو انسان کو نہایت روحانی اور مادی فوائد حاصل ہو سکتے ہیں ۔قرآن میں اللہ تعالی دعا کے حوالے سے نہایت تاکید کے ساتھ ہدایت کی

ہے۔
قُلۡ مَا یَعۡبَؤُاْ بِكُمۡ رَبِّي لَوۡلَا دُعَآؤُكُمۡ

کہہ دیجئے: اگر تمہاری دعائیں نہ ہوتیں تو میرا رب تمہاری پرواہ ہی نہ کرتا،

یعنی خدا کی نظر میں لوگوں کی عزت ان کی عبادت اور نماز سے ہے۔ علامہ طباطبائی سورہ توبہ کی آیت نمبر ۱۰۳ میں فرماتے ہیں: اللہ تعالی رسول اکرم سے فرماتا ہے ان لوگوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے مال میں برکت ڈالے کیونکہ آپ کی دعائیں ان کے لیے رحمت اور سکون کا باعث ہیں جس کے ذریعے ان کی روح کو تسکین ملتی ہے۔ اور یہ کام (دعا کرنا) در واقع ان لوگوں کو ان کے عمل کے بدلے میں صلہ دینا ہے.

لہٰذا والدین کا بچوں اور نوعمروں کے لیے دعا کرنے سے ان میں فیوچر کے متعلق دلچسپی اور امید پیدا کرتا ہے نیز یہ کام بچے کی روح کو پر سکون کرتا ہے اور اسے اچھا سلوک جاری رکھنے کا عزم اور ارادہ بخشتا ہے۔ لہٰذا نیکی کی دعا کرنا حوصلہ افزائی کے طریقوں میں سے ایک طریقہ ہے، اس طریقہ سے بچوں کو اچھے کام کرنے کی ترغیب دی جا سکتی ہے۔

نصیحت کرنا

نصیحت کے بہت سے معنی ہیں۔ نصیحت کا مطلب نیت کو ہر قسم کی تعصب۔ نادرستی۔ کجی سے پاک کرنا ہے، اسی لیے نصیحت مکر و فریب اور حسد کے بالکل برعکس ہے.

ملا احمد نراقی (معراج السعادہ کے مالک) کہتے ہیں: نصیحت حسد کا متضاد ہے جو کہ ان امور اور چیزوں کو پسند کرنے سے عبارت ہے جن سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچتا ہے نصیحت جو کہ عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مطلب مشورہ دینا ہے. چنانچہ شیخ عباس قمی فرماتے ہیں:

النصیحة هی ارادة الخیر للمنصوح له

نصیحت کا مطلب منصوح لہ کی خیر خواہی اور خیر اندیشی ہے

لہٰذا تشویق اور ترغیب کے اسالیب میں سے ایک مفید مؤثر اور کارآمد اسلوب کا نام نصیحت اور وعظ ہے جس کے بارے میں متعدد آیات وروایات میں تاکید کی گئی ہے۔

وَلۡتَكُن مِّنكُمۡ أُمَّةٞ يَدۡعُونَ إِلَى ٱلۡخَيۡرِ

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے

أُبَلِّغُكُمۡ رِسَٰلَٰتِ رَبِّي وَأَنصَحُ لَكُمۡ

امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقّاً، وَ لَكُمْ عَلَيَّ حَقٌّ، فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَيَّ: فَالنَّصِيحَةُ لَكُمْ،

لوگو! مجھ پر تمہارا حق ہے اور تمہارا مجھ پر حق ہے، مجھ پر تمہارا جو حق ہے وہ تمہیں نصیحت کرنا ہے۔

امام علی مزید فرماتے ہیں

وَ امْحَضْ أَخَاكَ النَّصِيحَةَ

اور اپنے بھائی کو اچھی نصیحت کرو.

لہٰذا تبلیغ و نصیحت انسان کی تربیت کا ایک مؤثر ذریعہ ہے کیونکہ انسان مسلسل شیطانی فتنوں کا شکار رہتا ہے اگر اسے انحرافی اور انحطاطی چیزوں سے متنبہ نہ کیا جائے تو اس کے زوال پستی یقینی ہے۔ نصیحت سے انسان کا خوابیدہ ضمیر بیدار ہوتا ہے اور اس میں خوبیوں سے لیس ہونے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

نصیحت کا غلط طریقہ کار

بسااوقات بعض لوگ نصیحت کو امر اور نہی کے انداز میں انجام دیتے ہیں اور امر و نہی کے ذریعے انسان کی پرورش اور تربیت کی کوشش کرتے ہیں برائیوں سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ بلکل غلط اور نقصان دہ ہے چونکہ انسانی فطرت ایسی ہے کہ وہ امر اور نہی پر منفی رد عمل ظاہر کرتی ہے، اگر پیغامات کو نصیحت کی صورت میں اور خیر خواہی کے ساتھ دیا جائے تو یہ حسی مزاج اور غصے کو سکون بخشتا ہے اور دل کو نرم کرتا ہے اور دل سے ظلم کو دور کرتا ہے۔ قساوت کا خاتمہ کرتا ہے ساتھ ہی انسان کے ضمیر کو جھنجوڑ کر اسے بیدار کر دیتا ہے اور اسے نیک راہ پر گامزن کرتا ہے۔

لہٰذا، تشویق اور ترغیب کا ایک مفید طریقہ کار، نصیحت کرنا ہے، جس سے بچے میں خوبیوں کو اپنانے اور ہر اس عمل کو انجام دینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے جو والدین اور معاشرے کو پسند ہو۔ نیز اپنے نیک مقاصد اور اہداف کو پانے کا جذبہ اور شوق بھی ان میں پیدا ہوتا ہے۔

وعدہ کرنا

لغت میں عہد کرنا، زبان دینا وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے

یہاں پر وعدہ کرنے کا مطلب اچھے اور نیک کام کے بدلے میں کچھ دینے کا عہد کرنا ہے۔ اگر بچوں کو اس بات کی یقین دہانی کی جائے کہ نیک اخلاق سے خود کو سنوارنے۔ بہترین پڑھائی کرنے یا کوئی اور اچھا کام کرنے کی صورت میں اسے اس عمل کے بدلے میں ان کے من پسند چیز دی جائے گی یا اسکی نیک خواہش پوری کی جائے گی تو وہ دوگنا صلاحیت اور جذبے کے ساتھ کام کرے گا اور والدین کی خواہش پر بھرپور طور پر اترنے کی کوشش کرے گا. یوں انکی بہترین پرورش ہوگی لیکن یہ ضروری ہے کہ ہر کام کے بدلے وعدہ دینا بھی مناسب نہیں ہے اس طرح وہ صرف وعدوں کے عادی بن جائیں گے لہٰذا اس عمل میں زیادہ روی اور افراط سے پرہیز کیا جائے۔

وعدے کے متعلق قرآن کریم بہت ساری آیات پائی جاتی ہیں ذیل میں نمونے کے طور پر بعض آیات کو پیش کیا جاتا ہے

مادی وعدے

مادہ (انگریزی: matter) سے مراد وہ عنصر ہے جس سے تمام مادی اشیاء بنی ہوئی ہیں یہاں مادی وعدیے سے مراد وہ چیزیں ہے جو نظر آتی ہیں انسان اسے دیکھ سکتا ہے اور لطف اندوز بھی ہوسکتا ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ وَٱلۡمُؤۡمِنَٰتِ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةٗ فِي جَنَّٰتِ عَدۡنٖۚ وَرِضۡوَٰنٞ مِّنَ ٱللَّهِ أَكۡبَرُۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ

اللہ نے ان مومن مردوں اور مومنہ عورتوں سے ایسی بہشتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور ان دائمی جنتوں میں پاکیزہ قیام گاہیں ہیں اور اللہ کی طرف سے خوشنودی تو ان سب سے بڑھ کر ہے، یہی تو بڑی کامیابی ہے۔

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ مِنكُمۡ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَيَسۡتَخۡلِفَنَّهُمۡ فِي ٱلۡأَرۡضِ كَمَا ٱسۡتَخۡلَفَ ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِهِمۡ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمۡ دِينَهُمُ ٱلَّذِي ٱرۡتَضَىٰ لَهُمۡ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّنۢ بَعۡدِ خَوۡفِهِمۡ أَمۡنًا

تم میں سے جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور نیک اعمال بجالائے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے کہ انہیں زمین میں اس طرح جانشین ضرور بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو جانشین بنایا اور جس دین کو اللہ نے ان کے لیے پسندیدہ بنایا ہے اسے پائدار ضرور بنائے گا اور انہیں خوف کے بعد امن ضرور فراہم کرے گا، وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور اس کے بعد بھی جو لوگ کفر اختیار کریں گے پس وہی فاسق ہیں

معنوی وعدے

وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَهُم مَّغۡفِرَةٌ وَأَجۡرٌ عَظِيمٌ

اللہ نے ایمان والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں سے ان کے لیے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حتی الامکان تشویق کو مقدم رکھا ہے اور ایمان لانے والوں کو وعدوں، بشارتوں اور انعامات کے ذریعے حوصلہ افزائی کی ہے اور ان کی تعریف کی ہے۔ اور الٰہی وعدہ حق ہے إِنّ وَعدَاللهِ حَق.

اس لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اگر کسی بچے سے کوئی وعدہ کیا جائے تو ہمیں اسے پورا کرنا چاہیے تاکہ اس کا ہم پر سے اعتماد ختم نہ ہو۔ پیامبر اکرم (ص) فرماتے ہیں: بچوں سے پیار کرو اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرو اور ان وعدوں کے پابند رہو جو تم انہیں دیتے ہو. یقینا بچہ ماں باپ کے عمل سے سیکھتا ہے۔ والدین بھی وعدے کرکے اپنے بچوں کو اچھے کام کرنے کی ترغیب دے سکتے ہیں.

بچے کا شکریہ ادا کرنا

حوصلہ افزائی کا ایک اور طریقہ شکریہ ادا کرنا ہے۔ شکر کا مطلب نعمت کو منعم کا عطا سمجھنا اور اس سے خوش رہنا ہے، اور اسکی حمد و ثنا کرنا اور نیک نیتی کے ساتھ اور اس نعمت کو اس منعم کے حکم کی تعمیل میں استعمال کرنا ہے اور منعم حقیقی خداوند ہے۔ خدا فرماتا ہے:

وَإِذۡ تَأَذَّنَ رَبُّكُمۡ لَئِن شَكَرۡتُمۡ لَأَزِيدَنَّكُمۡۖ وَلَئِن كَفَرۡتُمۡ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ

اور (اے مسلمانو! یاد کرو) جب تمہارے پروردگار نے خبردار کیا کہ اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں ضرور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب یقینا سخت ہے

اگر تم شکر کروگے تو میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں گا اور اگر ناشکری کروگے تو میرا عذاب سخت ہوگا۔

شکر نعمت نعمتت افزون کند   کفر نعمت از کفت بیرون کند.

یہاں ہماری بحث بچے کا شکریہ ادا کرنے کے متعلق ہے جس کا سب سے آسان طریقہ اس کے نیک عمل اور کامیابی پر والدین اس کا شکریہ ادا کریں۔ نتیجے میں شاید بچہ اپنے والدین کی ہدایات پر عمل کرکے بہترین شکر گزار ہو سکتا ہے۔ اس لیے شکر گزاری حوصلہ افزائی کے طریقوں میں سے ایک ہے اور اگر اسے مناسب طریقے سے استعمال کیا جائے تو اس کا بچے پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

نتیجہ :

اساتذہ، اور والدین بچوں اور طلباء کی تعلیم میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور اس کردار کو نبھانے اور اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے حصول اور بہترین پرورش کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جا سکتے ہیں، جن میں سے ایک اہم اور مفید طریقہ کار اور اسلوب تشویق اور ترغیب اور حوصلہ افزائی کرنا ہے، جس پر تفصیل سے بحث کی گئی اور تعلیم میں حوصلہ افزائی کی ضرورت، اہمیت اور اقسام بیان کی گئیں اور زبانی تشویق کے طور طریقے کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جو تحسین، ترغیب، دعا، قابل عمل وعدے، سلام، شکریہ وغیرہ سے عبارت ہے.

اس مضمون تشویق کے متعلق جو مطالب بیان کئے گئے اس کا نچوڑ ذیل میں مختصر طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

١. انعامات اور ترغیبات مشخص اور معین ہوں، جس کا مطلب ہے کہ جو انعام بچے کو دیا جارہا ہے وہ مشخص ہو پہلے سے اور کس کام اور کتنی محنت کے بدلے میں دیا جارہا ہے وہ بھی بچے پر واضح ہونا چاہئے

٢. تشویق اور حوصلہ افزائی کی وجہ واضح ہونی چاہیے: جب اسے حوصلہ افزائی کی وجہ بتائی جائے گی تو اس کی روحانی تسکین میں اضافہ ہوگا، اس لیے اسے عملی طور پر یہ سمجھا جائے گا کہ اچھے اور اچھے لوگ ہیں جن کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

٣. حوصلہ افزائی ایک ذریعہ ہونا چاہئے، مقصد نہیں: بچے کو یہ سمجھانا ضروری ہے کہ اس کی حوصلہ افزائی اس کے اچھے کام کی وجہ سے کی جارہی ہے، نہ کہ بچے کی دلچسپی کی وجہ سے۔

۴. تشویق اور حوصلہ افزائی بچے کے اس کام کے بدلے انجام پانا چاہئے جو والدین کو مطلوب ہو۔

۵. انعامات اور ترغیبات کو منظر عام میں رکھا جائے

٦. حوصلہ افزائی کرتے ہوئے وقت صرف خصوصی بچوں اور طالب علموں پر توجہ نہ دی جائے، بلکہ درمیانے درجے کے کمزور طلبہ اور بچوں پر بھی زیادہ توجہ دی جانی چاہئے، کیونکہ اس گروپ کو زیادہ حوصلہ افزائی اور قائل کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ان درمیانے درجے کے بچوں کی چھوٹی کامیابیوں کی قدر کی جائے اور ان کی حوصلہ افزائی کی جائے اور وہ محسوس کریں کہ ان پر بھی توجہ دی گئی ہے تو یقینا ان میں ترقی اور کامیابی کا حوصلہ پیدا ہوگا۔ اور مزید محنت اور کوشش کرے گا۔

٧. تشویق اور حوصلہ افزائی کا یہ سلسلہ کبھی کبھار ہو تو زیادہ مفید رہتا ہے

٨. حوصلہ افزائی اور غیر متوقع انعامات زیادہ موثر ہیں۔

٩. تشویق کرنے والا، بچے کی نظر میں محترم اور باعزت شخص ہو جس سے انعام لینے کو بچہ اپنے لئے فخر سمجھے

١٠. حوصلہ افزائی بچے کی سرگرمی اور توقع کی سطح کے مطابق، بروقت اور مناسب ہونی چاہیے، تاکہ زیادہ مفید اور موثر ہو۔

ماخذ:

۱. قرآن کریم

۲. نہج البلاغہ سید رضی

۳. ابن منظور، لسان العرب، بیروت، دارالاحیاالتراث العربی، ۱۴۰۸ق

۴. انوارالبہیۃ، محدث قمی، انتشارات اسلامی چاپ: ۱۳۴۳ق

۵. ترجمہ قرآن، شیخ محسن نجفی

۶. ترجمہ قرآن، علامہ ذیشان حیدر جوادی

۷. الحر العاملی، شیخ محمد بن الحسن، وسایل الشیعہ، بہ تصحیح عبدالرحیم الربانی الشیرازی، ناشر آل البیت، چاپ قم، ۱۴۰۹ق

۸. حرانی، محمد حسن، تحف العقول، مؤسسہ النشر الاسلامی لجامعۃ المدرسین (بی تا)

۹. حسینی، داوود، جایگاہ تشویق وتنبیہ در اسلام، مرکز پژوہش ہای اسلامی صدا و سیما، پہلا چاپ ۱۳۸۱

۱۰. ستاری، محمد، پایان نامہ، اثرات تشویق وتنبیہ

۱۱. سیاح، احمد، فرہنگ جامع، عربی بہ فارسی کتابفروشی اسلام، بہمن ۱۳۳۰

۱۲. سیاح، احمد، فرہنگ دانشگاہی ترجمہ المنجد الابجدی، انتشارات اسلام (بی تا)

۱۳. سید محمد رضا طباطبایی، فرہنگ وام واژہ ہای عربی بہ فارسی، ناشر: زرین اندیشمند، بی تا

۱۴. صفی پور عبدالرحیم بن عبدالکریم، منتہی الارب فی لغۃ العرب، ناشر امید مجد، سال چاپ: ۱۳۹۶

۱۵. علامہ طباطبائی، تفسیر المیزان، ، مترجم سید محمد باقر موسوی ہمدانی، دفتر انتشارات اسلامی، چاپ: ۱۳۸۴

۱۶. علی اکبر نفیسی ناظم الاطباء . ، فرہنگ نفیس. ناشر، کتابفروشی خیام، چاپ ۱۳۵۵

۱۷. فرہنگ جامع نوین، س. ترجمہ المنجد. احمد سیاح

۱۸. قائمی، علی، نقش مادر در تربیت، انتشارات امیری، چاپ یازدہم بہار ۱۳۷۷

۱۹. قمی، شیخ عباس، سفینہ البحار، انتشارات فراہانی (بی تا)

۲۰. کلینی راضی، محمد بن یعقوب، اصول کافی، ترجمہ سید جواد مصطفوی، دفتر نشر فرہنگ اہل بیت (ع) تہران (بی تا) وانتشارات دارالکتب الاسلامیہ چاپ چہارم ۱۳۶۵

۲۱. مجلسی، محمد باقر، بحارالانوار، ناشر اسلامیہ، چاپ تہران- بی تا

۲۲. محمد معین فرہنگ معین. ناشر: زرین، سال چاپ: ۱۳۸۶

۲۳. مکارم شیرازی، ناصر، پیام قرآن، ، ناشر مدرسہ الامام علی بن ابیطالب (ع) چاپ دوم

۲۴. نراقی، احمد، معراج السعادہ، انتشارات قائم آل محمد، چوتھا چاپ، ۱۳۶۸

۲۵. نوری، طبرسی، محمد بن محمد تقی، مستدرک الوسایل و مستنبط المسایل، مؤسسہ آل البیت، قم ۱۴۰۸ق